

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

معتبر اور مستند مسائل

رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ

کی

فضیلت اور اس کے احکام

رمضان شریف اسلام میں ایک نہایت ہی مقدس اور برگزیدہ مہینہ ہے۔ اسکی سب سے بڑی اور بنیادی عبادت روزہ ہے جو نفس کو مانجھنے اور صاف کرنے میں خاص اثر رکھتا ہے، اس مبارک مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب سترگنا ہو جاتا ہے۔

رمضان شریف میں خاص مشغلہ تلاوت قرآن حکیم اور اپنے اوقات کو یادِ خداوندی سے معمور رکھنا ہے، روزے میں جھوٹ، غیبت، چغل خوری وغیرہ معاصی روزہ کو کالعدم اور روزہ دار کو قریب بہلاک کر دیتے ہیں، جس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

روزے میں نیت کی ضرورت | روزے میں نیت شرط ہے۔ نیت کے معنی دل کے ارادہ کے ہیں اگر روزے کا ارادہ نہیں کیا اور تمام

دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہیں ہوگا۔ رمضان کے روزے کی نیت نصف دن سے پہلے تک کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ صبح صادق ہونے کے بعد کچھ کھایا پیا نہ ہو، اور کوئی کام جو روزے کا مفسد ہو نہ کیا ہو، اس کے بعد اگر نیت کرے گا تو معتبر نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کرنا فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب یہ ہے کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کر لیا کرے۔ بِصَوْمٍ غَدَ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ اگر افطار کے وقت ہی اگلے روزے کی نیت کرے تب بھی جائز ہے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا پینا وغیرہ بلاشبہ درست ہے، نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

روزہ نہیں ٹوٹتا | بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ بلا اختیار حلق میں گرد و غبار یا مکھی یا مچھ چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اُپسینے اور تمباکو

کوٹنے سے جو آنا یا تبا کو وغیرہ اڑ کر حلق میں جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے یا خود بخود قے آئے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے یا قے اگر خود بخود نوٹ جائے، ان سب باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور کچھ غفل نہیں آتا۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خوشبو سونگھنے سے کچھ غفل نہیں آتا۔ بلغم یا ہتھوک نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر قصداً ہتھوڑی سی قے کی جائے (یعنی منہ بھر سے کم) تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر ہتھوڑی سی قے آئے اور قصداً نوٹا کر نکل لی جائے تو اس میں اختلاف ہے۔ اگر روزہ میں کوئی بھول کر کھاپی رہا ہے اور قوی و تندرست ہے تو اس کو یاد دلادینا ضروری ہے، اگر ضعیف و ناتواں ہے تو نہ یاد دلانا درست ہے۔ اگر خود بخود یا مسواک وغیرہ کرنے سے دانتوں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزے میں غفل نہیں آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہ کیا تو روزے میں غفل نہیں آتا، اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہو گئی تو روزے میں ذرا بھی نقصان نہیں آتا۔ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن دماغ اور معدہ میں اگر براہ راست کوئی دوا وغیرہ پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

قضا واجب ہوگی یا نہیں | کان میں یا ناک میں دوا ڈالنا، قصداً منہ بھر قے کرنا، منہ بھر قے آئے اور اس کو نکل جانا، کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا

جانا یہ سب چیزیں روزہ کو توڑنے والی ہیں، مگر صرف قضا آئے گی کفارہ واجب نہیں۔ کنکر یا بوہے تانبے وغیرہ کو نکل جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی۔ دن باقی ہو اور غلطی سے سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے روزہ کھول لیا جائے تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ جان بوجھ کر بدون بھونے کے صحبت کرنا، کھانا، پینا روزہ کو توڑتا ہے اور اس سے قضا بھی آتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے، اسکی طاقت نہ ہو تو متواتر ساٹھ روزے رکھنا، اسکی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا۔

مکروہ ہے | بلا ضرورت کسی شے کو چبانا یا نمک وغیرہ کا ذائقہ چکھ کر ہتھوک دینا مکروہ ہے۔ قصداً منہ میں ہتھوک اکٹھا کر کے نکل جانا مکروہ ہے۔ تمام دن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے، اس سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ روزہ میں قصد کرنا بچھنے لگوانا مکروہ ہے۔ غیبت بدگوئی، لڑائی جھگڑا روزہ کو مکروہ کر دیتے ہیں اور ثواب بہت کم رہ جاتا ہے۔

مکروہ نہیں | مسواک کرنا، سر پر یا موچپوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں، سرمہ لگانے یا سرمہ لگا کر سو جانے سے روزہ میں غفل نہیں آتا، ناواقف لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں۔ اگر بیوی کو اپنے خاوند، نوکر کو اپنے آقا کے غصہ کا اندیشہ ہو تو کھانے کا نمک چمک کر خشک دینا مکروہ نہیں۔ آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت | اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان میں روزہ نہ رکھے تندرستی کے وقت قضا کرے۔ اگر روزہ رکھنے

کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہو جانے کا خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے، پھر قضا رکھے۔ حاملہ کو اگر بچے یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا اور پھر قضا کر لینا جائز ہے۔ اپنے یا غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے ضرر ہو تو قضا کر لینا جائز ہے۔

ہمارے نواح کے چھتیس کوس یعنی اڑتالیس میل (۸۷، کیلومیٹر) کا سفر ہو یا اس سے زیادہ ہو وہ سفر شرعی کہلاتا ہے۔ یعنی ایسے سفر میں مسافر کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے، واپس آنے کے بعد قضا کرے۔ اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے اپنے وطن پہنچ گیا اور اب تک کھایا پیا نہیں، تو اس پر واجب ہے کہ روزہ پورا کرے، کیونکہ اب سفر کا عذر باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹے میں ۴۸ میل (۷۷، کیلومیٹر) پہنچ جائے گا۔ تو اس کے لئے بھی سفر کی رخصت یعنی نماز کا قصر اور افطار کی اجازت حاصل ہو جائے گی۔ بہت بوڑھا ضعیف جس کو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی ہے۔ روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر (بوزن انگریزی یا ایک کیلو ۲۳۳ گرام گندم ایک سکین کو دے، لیکن اگر پھر کبھی طاقت آجائی تو قضا رکھنی ضروری ہوگی۔ عورت کو اپنے معمولی عذر یعنی حیض کے ایام میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح پیدائش کے بعد جتنے روز نفاس کا خون آوے جب خون بند ہو جاوے، روزہ رکھنا چاہئے، اور رمضان شریف کے بعد اُن دنوں کے روزے کی قضا ضروری ہے، جن دنوں میں یہ عذر رہا ہے۔ جن لوگوں کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔ ان کو بلا تکلف سب کے سامنے کھانا، پینا نہیں چاہئے، بلکہ تعظیم رمضان المبارک لازم ہے۔

روزہ توڑنا اور قضا رکھنا | فرض روزے کو بلا کسی شدید تکلیف اور قوی عذر کے توڑنا جائز نہیں۔ پس اگر ایسا سخت بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ توڑے تو

جان کا اندیشہ غالب ہے یا بیماری بڑھ جانے کا احتمال قوی ہے یا ایسی شدید پیاس لگی ہے، کہ مر جانے کا تر روزہ توڑ ڈالنا جائز بلکہ واجب ہے۔ اگر کسی عذر سے روزے قضا ہو گئے ہوں، تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کر لینا چاہئے، کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں، کیا خبر موت آجائے اور

فرض ذمہ پر رہے، مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کر لینا چاہئے۔ قضا رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر یعنی لگاتار رکھے یا جدا جدا متفرق۔ اگر قضا رکھنے کا وقت پایا، لیکن بغیر ادا کئے مرگیا، تو مناسب ہے کہ وارث ہر روز سے کے بدلے پونے دو میر (ایک کیلو ۶۳۳ گرام) گندم صدقہ کریں۔ اور اگر مال چھوڑ گیا ہے۔ اور روزے کے صدقہ کی وصیت کر گیا ہے تو ادا کرنا لازم اور واجب ہے۔

سحری کھانے کی فضیلت | روزہ کے لئے سحری کھانا مستون ہے اور باعث ثواب ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

”سحری کھایا کرو کہ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔“ یہ ضروری نہیں کہ پیٹ بھر کر کھائے، بلکہ ایک یا دو لقمہ یا چھوارے کا ٹکڑا یا دو چار دانے چبا لے گا، تب بھی ثواب پائے گا۔ افضل اور بہتر یہ ہے کہ رات کے آخری حصہ میں صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے کھا لے اور اگر دیر ہوگئی اور گمان غالب یہ ہے کہ صبح ہوگئی (اور کچھ کھا لیا) تو شام تک رُکنا اور پھر قضا رکھنا لازم ہے۔ اور اگر کسی مرغ یا مؤذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو سحری کھانے کی ممانعت نہیں جب تک کہ صبح صادق نہ ہو جائے بلا تکلف کھاؤ پیو۔

روزہ افطار کرنا | آفتاب غروب ہو جانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنی چاہئے، البتہ جس روز ابر ہوا احتیاط کے لئے دیر کرنا بہتر ہے۔ کھجور یا خرما سے افطار کرنا

مستون اور باعث ثواب ہے۔ اور یہ نہ ہوں تو پانی بہتر ہے۔ آگ کی پکی ہوئی چیز مثلاً روٹی، چاول شیرینی وغیرہ سے افطار کرنے سے ہرگز کڑواہٹ اور نقصان روزے میں نہیں آتا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ کوئی پھل وغیرہ دوسری چیز ہو، اور خرما و کھجور سب سے افضل ہے۔ اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کر دے تو تمہارا ثواب ہرگز کم نہ ہوگا، اس کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ثواب عطا فرمائے گا۔ پھر تم اس کو واپس کر کے کیوں بخیل کہلاتے ہو، البتہ یہ مال حرام یا مشتبہ ہو تو ہرگز قبول نہ کرو، یہ حدیث دفعہ سے ثابت ہے۔ اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز و جماعت میں غروب کے بعد دس بارہ منٹ کی تاخیر کر دی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں، اور افطار کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا کافی ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ مُمْتَلِئٌ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔ اور افطار کر کے جبکہ بعد یہ دعا پڑھے ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

تراویح اور وتر

عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت تراویح باجماعت مسنون ہے۔ بعض لوگ جو بارہ یا آٹھ بتلاتے ہیں، درست نہیں۔ اگر حافظ بلا معاوضہ پڑھنے والا مل جائے تو تمام رمضان میں ایک قرآن مجید ختم کر دینا چاہئے۔ اس قدر زیادہ پڑھنا مکروہ ہے جس سے اکثر مقتدیوں کو تکلیف ہو، اور تین دن سے کم میں ختم کرنا اچھا نہیں۔ اگر تراویح میں دو رکعت پڑھنا بھول گیا اور پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا تو ان پیاروں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہئے، چار نہ سمجھے جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئیں وہ امام کے ہمراہ باجماعت وتر پڑھئے اور پھر اپنی باقی تراویح ادا کرے تو درست ہے جس شخص کو عشاء کے فرض باجماعت نہیں ملے وہ وتر کو امام کے ساتھ باجماعت پڑھ سکتا ہے جو حافظ روپے کی طرح کی طرح میں قرآن مجید سناتا ہے اس سے وہ امام بہتر ہے جو اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے پڑھا ہے۔ اگر اُبرت مقرر کر کے قرآن مجید سنایا جائے تو نہ امام کو ثواب ہوگا نہ مقتدیوں کو، اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے۔ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں، حدیث وفقہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

اعتکاف اور شرب

اخیر عشرہ میں اعتکاف سنت ہے۔ اگر تمام بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا

ہے۔ اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہنا اور سوائے حاجت ضروری اور غسل و وضو کے باہر آنا۔ خاموش رہنا اعتکاف میں ہرگز ضروری نہیں البتہ نیک کلام کرنا چاہئے، بدکلامی اور لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہئے۔ اعتکاف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں پنجگانہ نماز جماعت سے ہوتی ہو۔ اگر پورے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو اعتکاف سے باہر ہو، یہ بھی جائز اور باعث ثواب ہے کہ ایک دو روز یا ایک آدھ گھنٹے کے لئے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہے۔ شب قدر کا رمضان کے اخیر عشرہ میں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۹ کو ہونا احادیث میں وارد ہے، لہذا ان مخصوص راتوں میں بہت محنت سے عبادت میں مشغول رہنا چاہئے۔

